السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص قرآن یا غیر قرآن کا تعویز یا گرہ لگائے دھاگے لٹکائے اس کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تمام تیمہ کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ منکے سیپی گھونگا اور تعویز ہیں جو بچوں عورتوں اور حیوانوں وغیرہ کی گردنوں میں یا سینوں کے وسط پر یا بالوں میں لٹکائے جاتے ہیں۔ تاکہ شر سے محفوظ رہا جائے۔ اور جو ضرر نازل ہو چکا ہو اسے دور کیا جاسکے تو یہ منع ہے بلکہ شرک ہے۔ کیونکہ نفع نقصان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

ان الرقی والتمائم والتولة شرک (سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی تعلیق التمائم ح؛ 3883۔ مسند احمد 1/381)

''جھاڑ پھونک 'تعویز اور حب کے اعمال شرک ہیں۔''

عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ:

من تعلق شیئا وکل الیہ

(سنن ترمذی کتاب الطب ماجاء فی کراھیة التعلق ح: 2072) احمد فی المسند 4/310'311)

''جو شخص کوئی چیز لٹکائے اسے اسی کے سپرد کردیا جاتا ہے۔''

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

انہ کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل رسولا الا تبقین فی رقبة بعیر من وتر او قلادة الا قطعت

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ماقیل فی الجرس۔۔۔ح 3005)

کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ نے ایک قاصد کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی ایسی رسی باقی نہ رہنے دی جائے۔ (جو نظر بد وغیرہ کے سلسلے میں لوگ باندھ دیا کرتے تھے۔) مگر اسے کاٹ دیا جائے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں پر رسیوں کے لٹکانے سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔ خواہ ان میں گرہیں لگائی گئی ہوں۔ یا نہ لگائی گئی ہوں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان رسیوں کے کاٹ دینے کا حکم دیا۔ کیونکہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اونٹوں پر رسیاں باندھتے۔ ان کی گردنوں میں ہار ڈالتے اور انھیں تعویز پہناتے تھے۔ تاکہ انھیں آفات اور نظر بد سے محفوظ رکھ سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں ان سب باتوں سے سختی سے منع فرمادیا اور ان چیزوں کے کاٹ دینے کا حکم دیا لہذا اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے۔ کہ ان تعویزوں اور منتروں جنتروں میں حصول منفعت اور دفع مضرت کے سلسلہ میں ذاتی تاثیر ہے۔ تو وہ مشرک اور شرک اکبر کا مرتکب ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے۔ والعیاذ باللہ۔ ایسے شخص کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں۔

جو شخص ان تعویزوں وغیرہ کو محض اسباب سمجھتا اور یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ نفع ونقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی اسباب سے نتائج پیدا کرتا ہے۔ تو وہ شرک اصغر کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اسباب عادی ہیں۔ نہ شرعی بلکہ یہ وہمی ہیں۔ ہاں البتہ بعض علماء نے ایسے تعویزوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ جو قرآنی آیات پر مشتمل ہوں۔ انہوں نے اس کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ اور ممانعت کی احادیث کو ایسے تعویزوں پر محمول کیا ہے۔ جو غیر قرآنی ہیں۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ممانعت کی احادیث عام ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآنی تعویزوں کی تخصیص ثابت نہیں ہے۔ سد ذریعہ کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ پھر آدمی ایسے تعویز بھی استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔ جو غیر قرآنی ہوں۔ قرآنی ہونے کی صورت میں قرآن مجید کی بے ادبی کا بھی احتمال ہے۔ ہاں البتہ قرآنی تعویز استعمال کرنے والے کے ذبیحہ کو کھایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس میں تاثیر اور برکت کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اور یہ عقیدہ اسے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ اور پھر اس لئے بھی قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام اس کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلددوم